14واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 20 مئی 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز منگل 18 مارچ 2014، بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور بروز پیر 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے

زیرالتواء سوال

ضلع میانوالی: پختہ کئے گئے کھالہ جات ودیگر تفصیلات

*2990: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کھالہ جات کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ہ) 2013-14 کے دوران کتنے کون کونسے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں (10-2009 تا 14-2013) کے دوران 108 کھالہ جات پختہ کیے گئے ہیں نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 7 کروڑ 39 لاکھ 53 ہزار 778 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وائز تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران 7 کروڑ 87 لاکھ 35 ہزار 686 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وائز تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)مذکورہ ضلع میں300 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔اس وقت "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ PIPIP) کے تحت پانچ سالوں (13۔2012 تا17۔2016)کے دوران زیادہ سے زیادہ کھالہ جات، جن کے کاشتکار کھالے کی اصلاح کے لئے اپنے حصے کا کام کرلیں گے، کی اصلاح کی جائے گی۔

(ہ)ضلع میانوالی میں سال14۔2013 کے دوران مزید33 کھالہ جات کو پختہ کیا گیاان کے نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب18 مئی2015)

بروز منگل18مارچ2014، بروز بدھ24 دسمبر2014اور بروزپیر2مارچ2015کے ایجنڈا سے

زیرالتواء سوال

نئے بیجوں کی دریافت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2991:جناب احمد خان بھچر:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیا پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

(ج)ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جارہاہے؟

(د)کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی10اکتوبر2013تاریخ ترسیل26دسمبر2013)

جواب

وزیرزراعت

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

1۔ گندم:

گزشتہ 5 سالوں کے دوران گندم پر تحقیق کرنے والے تحقیقی اداروں نے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی، موسمی تبدیلی اور پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی 11 اقسام دریافت کیں جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	لاثانی۔08	2008	2	فیصل آباد۔08	2008
3	چکوال۔50	2008	4	معراج۔08	2008
5	بارس۔11	2009	6	آری۔11	2011
7	پنجاب۔11	2011	8	ملت۔11	2011
9	آس۔11	2011	10	دھرابی۔11	2011
11	گلیکسی۔13	2013			

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ کپاس

کپاس کی فصل کو پتامروڑ وائرس (CLCV)، رس چوسنے اور کتر کر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل سے بچانے کے لئے کپاس کے تحقیقی اداروں نے گزشتہ 5 سال میں کپاس کے 10 مختلف بیجوں کو دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت	نمبر شمار	نام اقسام	سال دریافت
1	سی آر ایس ایم۔38	2009	2	ایف ایچ۔113	2010
3	ایف ایچ۔114	2012	4	ایم این ایچ۔886	2012
5	ایف ایچ۔942	2012	6	بی ایچ۔167	2013
7	ایف ایچ۔118	2013	8	ایف ایچ۔142	2013
9	بی ایچ178	2013	10	وی ایچ۔259	2013

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے پانچ سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، مکئی، سبزیات، دالیں، تیلدار اجناس اور چارہ جات کی فصلوں کے نئے بیج دریافت کیئے۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ ان میں پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ جن کے استعمال سے کسانوں کی مجموعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل کی جانب سے مختلف اقسام عام کاشت کے لیے منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر ملٹی پلائی کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کیلئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال</u>

<u>صوبہ میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیلات</u>

<u>*1183: محترمہ راحیلہ انور</u>: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب کے نہری آبپاش علاقوں میں سیم (Water Logged) سے متاثرہ رقبہ 50 ہزار ایکڑ ہے۔ جبکہ کلر و تھور (Saline and Sodic) سے متاثر رقبہ 21 لاکھ ایکڑ ہے۔ جبکہ سائل سروے آف پنجاب 2013 کے مطابق پنجاب میں کلر و تھور (Saline and Sodic) سے متاثرہ رقبہ 37 لاکھ 50 ہزار ایکڑ ہے۔

پنجاب کے تین اضلاع (جھنگ، سرگودھا اور حافظ آباد) میں سیم اور کلراٹھی Water logged and salt affected soils زمینوں کی بحالی کا منصوبہ بائیو سیلائن۔II حکومت پنجاب اور UNDP کے اشتراک سے 2007 سے 2012 کو مکمل ہوا۔

جبکہ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے ایک سٹیشن جس کا نام سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان شروع کیا گیا جس کا مقصد کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی (Brackish water) کے استعمال سے مختلف ٹیکنالوجیز کا فروغ تھا جو ستمبر 2010 سے لے کر جون 2013 میں مکمل ہوا۔

(ب) منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II کے تحت دو لاکھ ایکڑ سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔ جبکہ تقریباً ایک لاکھ اناسی ہزار چار سو پینتیس ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (Salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ اسی سٹیشن سے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاول نگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خاں) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی ہے۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم وکلراٹھی Water logged and salt affected soils زمینوں کی زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن II 2007 تا 2012 میں مکمل کیا گیا۔

منصوبہ کا اصل بجٹ کچھ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ اصلی = 795.519 ملین

ترمیم شدہ بجٹ = 1056.504 ملین

منصوبہ پنجاب کا حصہ 530.366 (66.66%)

یو این ڈی پی = 265.153 ملین (33.33%)

ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ (704.27 ملین) (66.66%)

یو این ڈی پی کا حصہ (352.13 ملین) (33.33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1190: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سبزی اور فروٹ منڈیوں کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل کیا ہے، علیحدہ علیحدہ بیان کی جائے؟

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن اور ان منڈیوں کے اخراجات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد 2 ہے۔

1۔ سبزی و پھل منڈی جہلم 2۔ سبزی و پھل منڈی دینہ

(ب) سبزی و پھل منڈی جہلم کا رقبہ 18 کنال 4 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 28 عدد ہے۔

سبزی و پھل منڈی دینہ کا رقبہ 8 کنال 3 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 48 عدد ہے۔

(ج) سبزی و پھل منڈی جہلم کی دکانوں کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	2011-12	6لاکھ 24ہزار	60ہزار
2	2012-13	6لاکھ 35ہزار	60ہزار

سبزی و پھل منڈی دینہ کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
1	2011-12	5لاکھ 44ہزار	1لاکھ 20ہزار
2	2012-13	5لاکھ 60ہزار	1لاکھ 20ہزار

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

ضلع شیخوپورہ: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1843: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جنوری 2011 سے مارچ 2013 زراعت کی ترقی کیلئے کون کون سے

اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لئے کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا، کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، کیا Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں جنوری 2011 سے مارچ 2013 زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

- حکومت پنجاب نے سال 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ میں کاشتکاروں کو 263 عدد ٹریکٹر فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے سبسڈی پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہم کئے جن پر کل 5 کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔
- گندم و دھان کی فصلات کے لئے 120 نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔
- زرعی ادویات کے 595 نمونہ جات لئے گئے اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 9 ایف آئی آر جبکہ کھادوں کے 456 نمونہ جات اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 20 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔
- مہنگی کھاد بیچنے اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 25 ایف آئی آر اور مہنگی زرعی ادویات اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 2 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔
- کچن گارڈننگ سکیم کے تحت مختلف سبزیات کے 8 ہزار پیکٹس کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔
- تحقیقاتی ادارہ کالا شاہ کاکو نے چاول کی تین نئی اقسام 515، پی ایس 2 اور کے ایس کے 434 متعارف کروائیں۔
- مذکورہ عرصہ کے دوران نہری کھالہ جات کے کل 101 غیر اصلاح شدہ کھالوں اور 30 فیصد سے کم پختہ شدہ کھالوں کی اصلاح اور پختگی کی گئی اور غیر نہری علاقوں میں 16 اریگیشن سکیمیں تعمیر کی گئی۔
- 10 عدد ڈرپ / سپرنکلر اریگیشن سسٹم کی تنصیب کی گئی۔
- زمین ہموار کرنے کے لئے کسانوں کو 7 بلڈوزر فراہم کئے جس پر محکمہ نے 1 کروڑ 58 لاکھ 32 ہزار 701 روپے کی سبسڈی دی۔

- 93 بائیو گیس پلانٹس نصب کئے جن پر مبلغ 50 ہزار روپے کے حساب سے بائیو گیس ڈرم فی بائیو گیس پلانٹ فراہم کئے جس پر محکمہ نے مبلغ 46 لاکھ 50 ہزار روپے کی سبسڈی دی۔
- زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے بذریعہ رزسٹیوٹی میٹر 353 ٹیسٹ کئے گئے جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 35 ہزار روپے کی سبسڈی دی۔
- پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 199 ٹیوب ویلز کے لئے 32071 فٹ ڈرلنگ کی گئی جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 20 ہزار 710 روپے کی سبسڈی دی۔

دھان کی مشینی کاشت کے لئے 12 نئے آلات خریدے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری کی خریداری / سبسڈی کی مد میں کل 7 کروڑ 4 لاکھ 27 ہزار روپے جاری ہوئے جبکہ 7 کروڑ 2 لاکھ 21 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل سٹاف کی تعداد 793 ہے جبکہ 91 اسامیاں خالی ہیں۔ جبکہ گریڈ 1 سے 4 تک کی بھرتی پر پابندی ختم ہونے اور معذوروں کا کوٹہ مختص ہونے پر بھرتیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)</u>

<u>بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال</u>

<u>ساہیوال: محکمہ زراعت سے متعلقہ دفاتر کی تفصیلات</u>

<u>*3619: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سر انجام دیئے جاتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے لئے سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ہ) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے کتنے اخراجات ہوئے؟

(و)ان دفاتر نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے کیا کیا منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کل 88 دفاتر ہیں۔

(ب)ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی کل تعداد 668 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وائز تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ دفاتر میں جو فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں ان کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان تمام دفاتر کے لئے مذکورہ عرصہ میں کل 1 ارب 85 کروڑ 72 لاکھ 59 ہزار 262 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ہ)ان دفاتر کے درج بالا عرصہ کے دوران کل 72 کروڑ 75 لاکھ 30 ہزار 832 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(و)ان دفاتر نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے جو منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں ان کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

پنجاب بھر میں کپاس کی کاشت کے تربیتی کورس سے متعلقہ تفصیلات

*4130: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں کپاس کاشت کرنے والے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کپاس کی کاشت بروقت کرنے، بہتر نگہداشت، کیڑوں و بیماریوں کے کنٹرول، بروقت آبپاشی، صاف چنائی اور بعد از چنائی سنبھال کے متعلق مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں؟

(ب) یہ ٹیمیں کن کن اضلاع میں کام کر رہی ہیں، ہر ضلع میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟
(ج) ان ٹیموں کی کارکردگی سے ان دو سالوں کے دوران کپاس کی فصل میں کتنا اضافہ فی ایکڑ ہوا ہے؟
(د) اگر ان ٹیموں کی کارکردگی ان سالوں کی مایوس کن ہے تو پھر حکومت نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ کپاس کے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام کاشتی امور کے بارے میں بروقت آگاہی کے لیے مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں۔
(ب) یہ ٹیمیں جو 340 زرعی ماہرین پر مشتمل ہیں، کپاس کی کاشت کے اضلاع ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چینوٹ اور بھکر میں کام کر رہی ہیں۔ ضلع وار زرعی ماہرین کی تعداد کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) یہ ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام پیداواری مراحل کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کرتی ہیں۔ کپاس کی پیداوار میں زرعی تربیت کے علاوہ بھی بہت سے مراحل درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	پیداوار (من / ایکڑ)	گانٹھوں کی تعداد (ہزار)
2010-11	18.70	7,854
2011-12	22.86	11,129
2012-13	21.47	9,526
2013-14	21.64	9,145
2014-15	22.54	9.902

(د) چونکہ ان ٹیموں کی کارکردگی تسلی بخش ہے جیسا کہ جز (ج) کے جدول سے ظاہر ہے لہٰذا حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 اور 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی میں زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4238: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں 2010 سے اب تک زراعت کی ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لیے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع میانوالی میں کون کونسے سکیل میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کیا وہ Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں 2010 سے اب تک زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

*حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع میانوالی میں چھوٹے کاشتکاروں کو 10-2009 میں 285 عدد اور 13-2012 میں 119 گرین ٹریکٹرز بذریعہ قرعہ اندازی 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہم کئے۔ جس پر 8 کروڑ 8 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

*حکومت نے کاشتکاروں کو 512 ہینڈ سپریئرز (Hand Sprayer)، 120 بینڈ پلیسمنٹ ڈرلز (Bend Placement Drill)، 52 ربیع ڈرلز (Rabi Drill) اور 18 سیڈ گریڈرز (Seed Grader) بھی 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیے۔ جس پر 66 لاکھ 36 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

* 27لیزر لینڈلیور کی سبسڈی پر فراہمی، جس پر60لاکھ 75ہزار روپے خرچ ہوئے۔

* 25عدد آبپاش سکیموں(Irrigation Schemes)کی تکمیل،78عدد کھالہ جات کی اصلاح و پختگی اور30 مختلف جگہوں پر265ایکڑ رقبہ پر ڈرپ / سپر نکلر سسٹم تنصیب ہوئے۔

* 24عدد بائیو گیس پلانٹ میں مد میں12لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور زمینداروں رقبہ پر279ٹیوب ویل بور کئے گئے۔

* گندم کی پیداوار میں اضافہ اور کاشتکاروں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کروانے کے لیے158عدد نمائشی پلاٹس لگائے گئے۔ جن پر کھاد، بیج اور دوائی وغیرہ کے لیے15لاکھ 80ہزار روپے خرچ کیے گئے۔اس کے علاوہ دالوں کی پیداوار کو بڑھانے کے منصوبے پر17 نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور منصوبہ برائے اصلاح غذائیت وپیداوار کے تحت19 نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔

* سبزیوں کے رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کے لیے5عدد واک ان ٹنل اور5عدد پست ٹنل کاشتکاروں کے رقبہ پر50فیصد رعایت پر لگائی گئیں۔ جس پر حکومت پنجاب نے11لاکھ روپے کی رعایت مہیا کی۔

* مذکورہ عرصہ کے دوران مٹی اور پانی کے کل19573نمونہ جات کے تجزیات کئے گئے۔

* 2010سے اب تک روغندار اجناس جن میں تل، گوارہ، مونگ، توریا، رایا انمول، کینولہ، السی اور جو شامل ہیں، کے مجموعی طور پر74018کلوگرام خالص بیج تیار کئے گئے۔

* مذکورہ عرصہ کے دوران گندم، کپاس، مونگ، جنئی، مونگ پھلی اور گوارہ جیسی فصلات کا مجموعی طور پر61006کلوگرام بیج تیار کیا گیا۔

* مذکورہ عرصہ کے دوران پالک اور گھیا توری کا مجموعی طور پر706کلوگرام بیج تیار کیا گیا۔

(ب) مشینری کے لئے مذکورہ عرصے کے دوران9کروڑ67لاکھ 6ہزار روپے جاری ہوئے جس میں9کروڑ66لاکھ 51ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع میانوالی میں محکمہ زراعت کے سٹاف کی کل منظور شدہ تعداد484ہے جس میں87پوسٹیں خالی ہیں۔ پنجاب حکومت نے درجہ چہارم کے ملازمین تک بھرتیوں کی اجازت دے دی ہے اور بھرتیوں کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب18 مئی2015)

بروز بدھ 24دسمبر 2014اور2مارچ2015کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی: حلقہ پی پی 45 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4239: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 45 میانوالی میں سال 2012 اور 2013 کے دوران جو کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لیے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حلقہ پی پی 45 ضلع میانوالی میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کل 6 کھالہ جات کو پختہ تعمیر کیا گیا۔ ان کھالہ جات کے نمبر اور گاؤں مع لاگت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت حلقہ ہذا میں 10 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج، مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں 94 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز پیر 2مارچ 2015کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

زراعت کی پیداوار کو بہتر کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1224: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب میں زراعت کی پیداوار کو بہتر کرنے کیلئے زرعی تحقیقاتی اداروں نے گندم، چاول، گنا اور کپاس کی جو نئی اقسام گزشتہ پانچ سالوں میں Introduce کروائی ہیں ان کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب تک نئی ورائٹی نہ آنے سے اوسط پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے اور کسانوں کو کھادوں سپرے وغیرہ استعمال بہت زیادہ کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کسان پریشان ہیں؟

(ج) کیا حکومت زرعی تحقیقاتی اداروں کے ذریعے نئی ورائٹیاں جس سے فصلوں کو بیماریوں سے بچاؤ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کا کوئی طریقہ متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے گزشتہ پانچ سالوں میں گندم، چاول، گنا اور کپاس کی کل 23 نئی اقسام بنائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔	گندم	10
2۔	چاول	3
3۔	گنا	2
4۔	کپاس	8
	میزان:	23

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نئی اقسام کے آنے سے اوسط پیداوار میں اضافہ ہوا ہے جس کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	فصل	اوسط پیداوار 71-1970 (من فی ایکڑ)	اوسط پیداوار 15-2014 (من فی ایکڑ)
1	گندم	11	29.97

2	چاول	13	دیگر (24) / باسمتی (19.25)
3	گنا	357	630
4	کپاس	9	22.54

(ج) فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ اور بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مدافعت والی اقسام کی دریافت ہی ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے اہم اغراض و مقاصد میں سے ایک ہے۔ ان اغراض و مقاصد پر کام کرتے ہوئے اس ادارے نے اپنے قیام سے لے کر اب تک فصلوں کی 423 اقسام متعارف کروائی ہیں ان اقسام میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی پائی جاتی ہے اور فی ایکڑ پیداوار بھی پرانی اقسام سے زیادہ ہے

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی: جعلی بیج فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2992: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی اجناس کے بیجوں کی کوالٹی کو چیک کرنے کی ذمہ داری کس ادارے کی ہے اور ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران مارکیٹس سے کتنا جعلی بیج اٹھایا گیا۔ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) جعلی بیج فروخت کرنے والوں کے خلاف متعلقہ ادارے نے کیا کارروائی کی، ان کو کیا کیا سزائیں دلوائی گئیں، ان کی سال وائز مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جعلی / غیر معیاری بیج کی روک تھام کی ذمہ داری وفاقی حکومت کے ادارے فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن و رجسٹریشن (Federal Seed Certification & Registration Department) کے پاس ہے۔ تاہم مقامی طور پر محکمہ زراعت کی مدد اس ادارے کو حاصل رہتی ہے۔

میانوالی ضلع میں چونکہ زیادہ تر گندم اور مونگ کا بیج فروخت ہوتا ہے اس لئے متعلقہ وفاقی ادارے کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں ضلع میانوالی سے جعلی بیجوں کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ب)اس جز کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے تاہم محکمہ زراعت پنجاب نے وفاقی محکمے کو اپنی مہم تیز کرنے کی گزارش کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

فیصل آباد: محکمہ زراعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3154: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب)ہر دفتر میں کتنے ملازم عہدہ، گریڈ وائز تعینات ہیں؟

(ج)ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل مد وائز اور دفتر وائز بتائیں؟

(د)ہر دفتر میں کسانوں کے لئے کیا کام سرانجام دیا جاتا ہے؟

(ہ)ہر دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 60 دفاتر ہیں جو فیصل آباد، جڑانوالہ، سمندری، تاندلیانوالہ، چک جھمرہ اور ماموں کانجن میں چل رہے ہیں۔

(ب) فیصل آباد میں محکمہ زراعت میں کل 2640 ملازمین تعینات ہیں۔ ملازمین کی عہدہ، گریڈ وائز تعیناتی کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان دفاتر کے مذکورہ سالوں کے بجٹ کی مد وائز تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان دفاتر کے کسانوں کے لئے جو کام سرانجام دیئے جاتے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)اس جز کا جواب جز(د) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

گجرات: محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3574: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کون کونسے دفاتر اور ونگ کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے، اس کی تفصیل مد وائز بتائیں؟

(د)اس ضلع کی حدود میں محکمہ زراعت نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم فصلوں کے نمائشی پلاٹس کی کاشت پر خرچ کی؟

(ہ)اس ضلع میں مذکورہ سالوں کے دوران محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کون کونسی خدمات سرانجام دیں؟

(و) محکمہ زراعت اس وقت اس ضلع میں کون کون سے منصوبوں پر کام کر رہا ہے، ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(تاریخ وصولی 3 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے 7 ونگ کام کر رہے ہیں جن میں شعبہ توسیع، شعبہ ریسرچ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ فیلڈ، شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز، شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ اور شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس شامل ہیں۔ دفاتر اور جائے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کل 354 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے مذکورہ سالوں میں 22 کروڑ 07 لاکھ 12 ہزار 608 روپے کی رقم خرچ کی جس کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) محکمہ زراعت نمائشی پلاٹوں کے لئے صرف تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ عرصہ میں نمائشی پلاٹوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ہ) مذکورہ سالوں میں محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لیے جو خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب حکومت نے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ "(PIPIP) شروع کیا ہے جسے محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی زیر عمل لا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت نہری کھالاجات اور بارانی علاقہ جات میں ٹیوب ویل کھالاجات (Irrigation Schemes) اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کی سکیمیں لگائی جارہی ہیں۔

یہ ترقیاتی کام ضلع گجرات میں بھی جاری ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل کھالہ جات کیلئے 2 لاکھ 50 ہزار روپے فی سکیم اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کیلئے کل لاگت کا 60 فیصد حکومت پنجاب فراہم کر رہی ہے۔ اب تک ضلع گجرات میں 16 عدد ٹیوب ویل کھالاجات (Irrigation Scheme) اور 3 عدد نہری کھالاجات تعمیر ہو چکے ہیں، جس پر مبلغ 73 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ علاوہ ازیں ضلع گجرات میں 123 ایکڑ رقبے پر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی ہے۔ مزید برآں ضلع میں 20 لیزر یونٹ کسانوں کو فراہم کئے گئے ہیں جن پر مبلغ 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے 45 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

محکمہ زراعت پنجاب نے صوبہ میں 148.79 ملین روپے کی لاگت سے دالوں کی کاشت کے فروغ کے لئے ایک پراجیکٹ کی منظوری دی ہے جس کے تحت مونگ کے 12 نمائشی پلاٹ ضلع گجرات میں لگائے جارہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

بروز بدھ 2مارچ2015کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

ساہیوال:ڈویژن بھر میں زراعت کے فارم سے متعلقہ تفصیلات

*4131: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ڈویژن ساہیوال میں محکمہ زراعت کے فارم کون کون سے کہاں کہاں ہیں اور ہر فارم کا رقبہ کتنا کس کس گاؤں اور قصبہ میں ہے؟

(ب)ان فارموں پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) ان فارموں پر کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں؟

(د)ان فارم کے انچارج کون کونسے ہیں اور ان کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ہ)ان فارمز پر سال 12-2011ءاور13-2012ءکے دوران کون کونسی فصل کتنی مقدار میں فروخت کی گئی اور اس سے کتنی آمدن ہوئی؟

(و) ان فارمز کی کارکردگی کون کون چیکنگ کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کا جائزہ کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے؟

(ز)ان فارمز کی کتنی اراضی کس کس کے پاس ناجائز قبضہ میں ہے؟

(تاریخ وصولی05مارچ2014تاریخ ترسیل13مئی2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف)ساہیوال ڈویژن میں محکمہ زراعت کے 11فارم(بشمول3ذیلی فارم) ہیں۔
تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب)ان فارموں میں فصلوں پر ریسرچ کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان تمام فارموں پر کل276ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں235مستقل اور41عارضی ہیں۔

(د)ان فارموں کے انچارج اور دفاتر کے مقام کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ان فارمز پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران فصلات کی فروخت سے 3 کروڑ 63 لاکھ 14 ہزار 945 روپے کی آمدن ہوئی۔ سال وار / فارم وار تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)ان فارمز کی کارکردگی کی چیکنگ اور جائزہ کا طریق کار کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)ان فارمز پر ناجائز قابضین کے ناموں کی تفصیل (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

بروز بدھ 2 مارچ 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

کپاس کی کاشت کے لئے صحت مند بیج فراہم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4568: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی کاشت بڑھانے اور مقررہ اہداف پورا کرنے کے لئے صاف ستھرے صحت مند بیج اور کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانا متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) اب تک صحت مند بیج / کھاد فراہم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بتائی جائے، حکومت جعلی اور ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کی فروخت کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 مئی 2014 تاریخ ترسیل 18 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) منظور شدہ اقسام کا صحت مند بیج کپاس کی کاشت میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اچھا بیج ہی اچھی فصل کا ضامن ہوتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن بیج کی فراہمی کے لئے ضروری اقدامات کرتا ہے اور محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن بیج کی رجسٹریشن اور معیار کے عمل کی نگرانی کرتا ہے۔

اس وقت تمام کھادیں وافر مقدار میں پنجاب بھر میں دستیاب ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کسانوں کو معیاری کھادوں کی فراہمی کے لئے بھرپور اقدامات کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں کھادوں کے نمونے حاصل کر کے تجزیہ کروایا جاتا ہے اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مشکوک فیکٹریوں پر چھاپے مار کر جعلی کھادیں بنانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے۔

سال 14-2013 سے اب تک جعلی ملاوٹ شدہ کھادوں کی فروخت وتیاری میں ملوث افراد کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حاصل کردہ نمونہ جات	جعلی و غیر معیاری نمونہ جات	تعداد گرفتار شدگان	تعداد FIR	مقدار مال ضبط شدہ کلوگرام/لٹر	ضبط شدہ مال کی قیمت ملین روپے
4016	197	82	100	132532	7.59

جبکہ معیاری بیج کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن اپنے فرائض سرانجام دیتاہے اور غیر معیاری بیج فراہم کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

مارچ 2008 میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7 فیصد پائی گئی جس کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل فوری اقدامات اٹھائے۔

*صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیا گیا اور ضلع کی سطح پر ڈی سی او کی صدارت میں ٹاسک فورس کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں جن میں محکمہ زراعت، پولیس، سرکاری وکلاء، زرعی صنعت اور کسانوں کے نمائندے / افسران شامل کئے گئے۔

*ضلع بہاولپور میں چوتھی پیسٹی سائیڈز ٹیسٹنگ لیبارٹری بنائی گئی۔

*فوری FIR کے اندراج پیسٹی سائیڈز مقدمات کی صحیح پیروی کو یقینی بنایا گیا اور مجرمان کو قانون کے مطابق سزائیں دلوائی گئیں۔

*ہر ضلع میں زرعی ادویات کے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک عدالت اور ایک دن مقرر کیا گیا تاکہ فیلڈ افسران / انسپکٹرز کسانوں کی فصلات کا معائنہ بھی باقاعدگی سے کر سکیں تاکہ ان کا فیلڈ ورک بھی متاثر نہ ہو۔

*ہر سال فصلوں پر زرعی ادویات کے عروج کے دنوں میں محکمہ زراعت کے 267 انسپکٹر اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں باقاعدہ مہم چلاتے ہیں۔

سال 14-2013 سے اب تک جعلی زرعی ادویات کی تیاری وفروخت میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

حاصل کردہ نمونہ جات	جعلی وغیر معیاری نمونہ جات	تعداد گرفتار شدگان	تعداد FIR	مقدار مال ضبط شدہ کلوگرام/لٹر	ضبط شدہ مال کی قیمت ملین روپے
10044	323	110	344	339029	46.33

ان اقدامات کے باعث زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7% سے کم ہو کر اب تک 3.88% رہ گئی ہے جس کو کم سے کم سطح پر لانے کے لئے حکومت پختہ عزم رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

صوبہ میں دھان، کپاس اور گنا کی خریداری کی تفصیلات

*2116: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال دھان، کپاس اور گنا کی فصل کا کوئی سرکاری ریٹ نہیں ہوتا اور نہ ہی ذمہ داری سے حکومت اس کی خریداری کرتی ہے؟

(ب) کیا صوبہ پنجاب میں دھان، کپاس اور گنا کی خریداری کا کوئی مرکز قائم ہے؟

(ج) اگر حکومت گندم کی طرح دھان، کپاس اور گنا کے لئے سرکاری مراکز کھولنا چاہتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب کاشتکاروں مل مالکان باہمی مشاورت سے گنے کی قیمتیں مقرر کرتی ہے اور اس پر عملدرآمد کو یقینی بناتی ہے۔ اسی طرح کوشش کرتی ہے کہ دھان اور کپاس کی مناسب قیمتیں کاشتکاروں کو ملیں۔

(ب) نہیں۔ درج بالا فصلات کی خریداری متعلقہ ملیں براہ راست کرتی ہیں۔

(ج) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

پنجاب میں سپر باسمتی چاول کی فصل کو بیماری سے بچانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2460: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں سپر باسمتی دھان پر پتوں کے جھلساؤ نامی بیماری سے فصل شدید متاثر ہوئی ہے رات بھر میں اس کے پودے سوکھ جاتے ہیں اور پودا بے وزن ہو کر نیچے گر جاتا ہے اور فصل تباہ ہو جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تاحال اس کا کوئی علاج دریافت نہ کیا جاسکا ہے جس کی وجہ سے اس سال سپر باسمتی دھان پیدا کرنے والے کسان شدید معاشی بحران کا سامنا کر رہے ہیں جبکہ زرعی تحقیقی ادارے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کے مشورے عملاً غیر مؤثر ہو رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے پنجاب کی اس اہم ترین فصل کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں-اس بیماری سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ گزشتہ سال شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے دھان کے علاقہ جات میں اس بیماری کا حملہ زیادہ دیکھنے میں آیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ زرعی تحقیقی ادارے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کے مشورے عملاً غیر موثر ہو رہے ہیں بلکہ محکمہ زراعت کے سفارش کردہ زہروں کو ہی استعمال کر کے اس بیماری پر باآسانی قابو پانا ممکن ہوا۔

(ج) محکمہ زراعت نے اس فصل کے تحفظ کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں وہ اس طرح سے ہیں:

* پیسٹ وارننگ کے ذریعے بروقت آگاہی۔
* سروے کے لئے ٹیموں کی تشکیل۔
* کاشتکاروں کو تربیتی پروگراموں کے ذریعے آگاہی۔
* ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے معلوماتی پروگرام۔

* بروقت اقدامات کی وجہ سے حملہ کا تدارک اور اس کا انسداد۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

پنجاب میں قابل کاشت رقبہ و دیگر تفصیلات

*3317: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کا کل رقبہ کتنے ایکڑ ہے، کاشت کیا جانے والا کل رقبہ کتنے ایکڑ ہے اور کتنا رقبہ قابل کاشت نہ ہے؟

(ب) زرعی رقبہ جو کہ قابل کاشت نہ ہے، اس پر کاشت نہ ہونے کی وجوہات کیا ہے اور حکومت اس کو بھی قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز پچھلے 5 سال میں کتنا ناقابل کاشت رقبہ کاشت کے قابل بنا دیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 فروری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب کا کل رقبہ، کاشت کیا جانے والا رقبہ اور ناقابل کاشت رقبہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1	کل جغرافیائی رقبہ:	5 کروڑ 9 لاکھ 80 ہزار ایکڑ
2	کاشتکاری کے لئے دستیاب رقبہ:	4 کروڑ 36 لاکھ 69 ہزار 600 ایکڑ
3	کل زیر کاشت رقبہ:	3 کروڑ 10 لاکھ 42 ہزار 960 ایکڑ (نمبر (2) کا 71%)
4	ناقابل کاشت رقبہ	1 کروڑ 26 لاکھ 26 ہزار 640 ایکڑ (نمبر (2) کا 29%)

(ب) زرعی رقبہ جو قابل کاشت نہ ہے اس کی وجوہات اس طرح سے ہیں:۔

* سیم اور تھور زدہ زمین * ناہموار زمین * کاشت کے لئے پانی کی عدم دستیابی
* زیر زمین کڑوا پانی * دریائی کٹاؤ

ناقابل کاشت رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات اس طرح سے ہیں:

* سیم وتھور کے خاتمے کے لئے پنجاب کے تین اضلاع (جھنگ، سرگودھا، حافظ آباد) میں بائیو سیلائن Bio-Saline-II کا منصوبہ شروع کیا گیا جبکہ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی زمینوں کی بحالی کا منصوبہ بھی شروع کیا گیا جو جون 2013 میں مکمل ہوا۔

* ناقابل کاشت رقبہ کو قابل کاشت بنانے میں سب سے زیادہ کردار زمین کو ہموار کرنے کا ہوتا ہے۔ جس کے لئے کاشتکاروں کو رعایتی نرخوں پر بلڈوزر فراہم کئے جارہے ہیں۔

* پانی کی عدم دستیابی کے مسئلے پر قابو پانے کے لئے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP) شروع کیا گیا ہے جس میں پانچ سالوں (13-2012تا17-2016) کے دوران کھالہ جات کی اصلاح کی جارہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ کاشتکاروں کو پانی مہیا ہوسکے۔

* پوٹھوہار کے علاقے میں 3500 ایکڑ پر ڈرپ اریگیشن کے ذریعے کھٹا، انگور اور زیتون کے باغات وسبزیات کے لئے نیا رقبہ زیر کاشت لایا گیا ہے۔

* مزید برآں تھل کے علاقے میں ڈرپ اور سپرنکلر کے ذریعے 2000 ایکڑ رقبہ زیر کاشت لایا گیا ہے جہاں پر باغات اور سبزیات اگائی جارہی ہیں۔

ان اقدامات کی وجہ سے گزشتہ 5 سالوں کے دوران 81 ہزار ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا جا چکا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>صوبہ بھر میں پختہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4669: <u>محترمہ خدیجہ عمر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14-2013ء میں صوبہ پنجاب میں کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے وفاق اور پنجاب کی طرف سے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا مذکورہ رقم ہر ضلع میں کھالہ جات کی تعمیری پلان کے مطابق تقسیم کی گئی تھی اگر ہاں تو اس کا تناسب کیا ہے، ضلع وار رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج)مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے کھالہ جات تعمیر ہوئے، ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 جون 2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف) مالی سال 14-2013 میں کھالوں کی اصلاح کے لئے وفاق کی طرف سے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔البتہ حکومت پنجاب کی طرف سے عالمی بنک کے تعاون سے مذکورہ سال میں "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ (PIPIP)" کے تحت 4,243.967 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے 2,377.88 ملین روپے کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کے لئے خرچ ہوئے۔

(ب) مذکورہ رقم ہر ضلع میں کھالہ جات کے منظور شدہ اہداف اور تعمیری پلان کے مطابق تقسیم کی گئی ہے۔تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)مذکورہ عرصہ میں 1,520 کھالہ جات کی اصلاح وپختگی اور 500 آبپاشی کی سکیمیں Irrigation Schemes مکمل کی گئیں۔ضلع وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

ساہیوال: ٹریکٹر سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*5050: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 2010ء سے آج تک ضلع ساہیوال میں کتنے ٹریکٹر دیئے گئے نیز ان ٹریکٹرز پر زمینداروں کو کتنی سبسڈی دی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹر اکثر مالکان زمین کے مالک تو ہیں مگر وہ خود کاشت نہیں کرتے نیز ایسے افراد نے قرعہ اندازی میں سبسڈی سکیم کے تحت نکلنے والے ٹریکٹرز آگے فروخت کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے جو سکیم والے ٹریکٹر فروخت کر دیتے ہیں اگر کوئی کارروائی ہوئی تو آگاہ کیا جائے اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2014 تاریخ ترسیل 12 اگست 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں 10-2009 سے آج تک کل 413 ٹریکٹر بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کئے گئے جس پر کل 8 کروڑ 26 لاکھ روپے سبسڈی دی گئی۔

(ب) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ حکومت کے علم میں ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔

ہر درخواست دہندہ نے درخواست پر یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زمین بذات خود کاشت کرتا ہے اور اس کے ہمراہ بیان حلفی جمع کروایا تھا جس میں یہ واضح درج تھا کہ

"درخواست دہندہ / والد / والدہ اس زمین کو خود کاشت کرتا / کرتی ہے"

اگر کسی معزز رکن اسمبلی کو کوئی ایسی شکایت موصول ہو تو وہ حکومت پنجاب کو آگاہ کرے تاکہ ان مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکے۔

(ج) جی نہیں۔ ایسی کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔

تاہم پالیسی کے مطابق ایسے افراد کی طرف سے شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں متعلقہ ڈویژنل کمشنر منتخب فرد کے خلاف پالیسی میں تجویز کردہ تعزیری کارروائی کرے گا۔ یہ تعزیری کارروائی الاٹمنٹ حکم کی منسوخی یا سبسڈی کی رقم کی واپسی کی صورت میں ہو گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>ٹریکٹر سازی کے کارخانوں اور 2014 میں تقسیم کردہ ٹریکٹر سے متعلقہ تفصیل</u>

*5521: <u>محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ٹریکٹر ساز کارخانے کتنے ہیں اور کن کن اضلاع میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ ٹریکٹر ساز کارخانے غریب اور مستحق کاشتکاروں کو مناسب اور آسان شرائط پر ٹریکٹر فراہم کرتے ہیں؟

(ج) سال 2014 کے دوران حکومت نے کل کتنے ٹریکٹر سکیم کے تحت تقسیم کئے نیز ان ٹریکٹروں کی تقسیم پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی اور تقسیم شدہ ٹریکٹر کن کن اضلاع میں کن کن کاشتکاروں کو فراہم کئے گئے، ضلع وائز مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ صنعت حکومت پنجاب کے مطابق صوبہ پنجاب میں پانچ ٹریکٹر ساز کارخانے ہیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام ضلع	نام ٹریکٹر ساز کارخانہ
شیخوپورہ	1۔ ملت ٹریکٹر لمیٹڈ 2۔ فیکٹو بیلارس پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈی جی خان	الغازی پرائیویٹ لمیٹڈ
لاہور	خیبر ٹریکٹر پرائیویٹ لمیٹڈ
قصور	پاک پائی شان ٹریکٹر لمیٹڈ

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ حکومت پاکستان کاشتکاروں کو ٹریکٹر فراہم کرنے کے لئے بینکوں کے ذریعے قرضوں کا بندوبست کرتی ہے۔ اس سال 15-2014 میں 500 ارب روپے کے قرضوں کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

(ج) سال 14-2013 اور 15-2014 میں حکومت پنجاب نے ایسی کوئی سکیم جاری نہ کی ہے۔ تاہم 10-2009، 11-2010 اور 13-2012 میں پنجاب حکومت نے گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 30006 ٹریکٹر غریب کاشتکاروں میں 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہم کئے۔ جس پر 6 ارب 12 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

سال 2014ء۔ صوبہ میں گندم کی کاشت سے متعلقہ تفصیل

*5522: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں سال 2014 کے اوائل میں کل کتنے رقبے پر گندم کی کاشت کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2014 کے آغاز پر جتنے رقبے پر گندم کاشت کی گئی وہ سال 2013 کے مقابلے میں 1.59 فیصد کم ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 14-2013 کے دوران گندم کی کاشت کا مجموعی ہدف 1.3 فیصد کم ہے جس کی وجہ کھاد کی مصنوعی قلت اور معیاری بیج کی کمی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 14 فروری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں سال 14-2013 میں گندم 17.054 ملین ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی۔

(ب) یہ درست نہ ہے، کیونکہ سال 14-2013 میں گندم 17.054 ملین ایکڑ رقبہ کاشت ہوئی ہے جو سال 13-2012 کی 16.090 ملین ایکڑ رقبہ پر گندم کی کاشت سے 5.99 فیصد زیادہ ہے۔

(ج) 14-2013 کے دوران پنجاب میں گندم کا ہدف 16.540 ملین ایکڑ تھا جو کہ گزشتہ سال 13-2012 کے ہدف 16.800 ملین ایکڑ سے 1.55 فیصد کم تھا۔ 14-2013 کی کاشت کا ہدف اس لئے کم رکھا گیا کیونکہ گزشتہ سال 13-2012 میں گندم کی کاشت کم رقبہ پر ہوئی تھی لیکن 14-2013 میں گندم کی کاشت 17.054 ملین ایکڑ پر ہوئی جو ہدف سے بھی 3.1 فیصد زیادہ رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

ضلع گجرات میں مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ میں کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

*5639: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ ضلع گجرات میں کرپشن ہوئی؟

(ب) کیا محکمہ نے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ اگر کوئی انکوائری ہوئی ہے تو ان انکوائریوں کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائے ؟

(ج) جن ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ان کے نام، عہدہ اور سزا کی تفصیل بتائیں، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے۔

(تاریخ وصولی 29 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 04 فروری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ میں بے ضابطگیوں اور کرپشن سے متعلق درخواستیں حکومت کے علم میں ہیں اور ان پر کارروائی کرتے ہوئے باقاعدہ تحقیقات کروائی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ محکمہ نے الزامات کی روشنی میں باقاعدہ انکوائری کے بعد غضنفر طاہر، سابقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ کی ایک انکریمنٹ برائے سال 14-2013 روک لی ہے۔ مزید برآں سابقہ ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی ڈنگہ، محمد عمران بھٹی کو بھی گورنمنٹ کے ٹوٹیفکیشن نمبر SO(E)7-2005/94 مورخہ 02-06-2014 کے ذریعے ایڈمنسٹریٹر کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>زراعت کے فروغ کے لئے مشینری سے متعلقہ تفصیلات</u>

*5668: <u>جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 14-2011ء کے درمیان زراعت کی ترقی کے لئے کون کونسے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی مشینری نئی خریدی گئی ؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا ہے ؟

(ج) ضلع بھر میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کیا سٹاف کی Strenght پوری ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت اسے پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

(د) جتنی مشینری موجود ہے اس سے کس کس زمیندار / اراضی پر کام کیا گیا یکم جنوری 2013 سے آج تک تفصیل موضع وار واخراجات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ زراعت نے زراعت کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں

* گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 13-2012 میں ضلع ساہیوال میں 203 ٹریکٹر 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر دیئے گئے۔ جس پر 4 کروڑ 6 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

* 14-2013 میں گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کی ترغیب کے لئے گندم کے کاشتکاروں کے درمیان انعامی مقابلہ منعقد کروایا گیا جس کے تحت ضلع بھر میں زیادہ پیداوار لینے والے کاشتکاروں کو ایک عدد ٹریکٹر، ایک عدد لیزر لینڈر لیولر، ایک عدد ویٹ تھریشر، دو عدد ویٹ ریپر، دو عدد ربیع ڈرل اور دو عدد فرٹیلائزر براڈ کاسٹر انعام دیئے گئے۔ جس پر 21 لاکھ 38 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

* 14-2011 کے دوران ضلع ساہیوال میں سبزیوں کے بیج کے 11 ہزار 400 پیکٹ تقسیم کئے گئے۔

* ضلع بھر میں مذکورہ عرصہ کے دوران کھادوں کے 227 نمونے حاصل کئے گئے جن میں سے 10 ان فٹ قرار پائے۔

* جعلی زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے سلسلے میں تین سال کے دوران زرعی ادویات کے کل 1412 نمونے حاصل کر کے تجزیے کے لئے لیبارٹری بھجوائے گئے۔ ان میں سے کل 42 نمونہ جات ان فٹ قرار پائے اور ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔

* 168 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی۔

* 265 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی بحساب 60 فیصد مالی اعانت پر تنصیب

* 79 عدد لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس کی بحساب 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ مالی اعانت پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہم کی گئی جس پر 1 کروڑ 77 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

* کل 2416 زرعی ادویات کے ڈیلرز کو دو سال کی ٹریننگ دی گئی۔

(ب) محکمہ زراعت نے مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری پر سبسڈی کی مد میں ضلع ساہیوال میں کل 7 کروڑ 20 لاکھ 70 ہزار روپے کا فنڈ جاری کیا گیا جو تمام خرچ ہو گیا۔

(ج) مذکورہ ضلع میں اس وقت 668 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 87 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ 1 سے 4 تک کی بھرتی پر پابندی ختم ہونے اور معذوروں کا کوٹہ مختص ہونے پر بھرتیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

(د) 13-2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ملنے والے ٹریکٹر اور پیداواری مقابلہ گندم میں انعامی زرعی مشینری و زرعی آلات زمینداروں کے کھیتوں میں چل رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع ساہیوال میں بلڈوزروں نے 12049 گھنٹے کام کر کے 148 زمینداروں کی زمین کی اصلاح کی جس پر ڈیزل کی مد میں 84 لاکھ 90 ہزار 620 روپے کی سبسڈی دی گئی۔

زمیندار / موضع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*5793: جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی یونیورسٹی کا سب کیمپس کتنے رقبے پر واقع ہے کیا یہ تمام اراضی زیر استعمال ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ یونیورسٹی کے کیمپس میں سال 2014ء میں کتنے طلباء کو داخلہ دیا گیا، تفصیل بتائیں؟

(ج) مذکورہ یونیورسٹی کے سب کیمپس کا سال 2014ء کے بجٹ کی کل مالیت کتنی تھی، مدات وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 7 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کل رقبہ 76ایکڑ پر مشتمل ہے۔یہ تمام اراضی زیر استعمال ہے۔ جسکی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

ا۔زیر کاشت رقبہ	31ایکڑ
۲۔زیر تعمیر آفس بلڈنگزاور سڑکوں کا رقبہ	24ایکڑ
۳۔زیر تعمیر کالونی کا رقبہ	07ایکڑ
۴۔تین عدد زیر تعمیر ہاسٹل	04ایکڑ
۵۔گرین بیلٹ اور گراسی پلاٹوں کا رقبہ	10ایکڑ
	....
ٹوٹل	76ایکڑ

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 15-2014 میں کل 69 طلباء کو داخلہ دیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بی ایس سی(آنرز)پولٹری سائنس	36
بی ایس سی(آنرز)ہوم اکنامکس	09
بی ایڈ پروگرام	15
پولٹری اسسٹنٹ ڈپلومہ	09
	....
ٹوٹل	69

علاوہ ازیں 112 طلباء پہلے سے ہی کیمپس میں زیر تعلیم ہیں اس طرح کیمپس میں طلباء کی کل تعداد 181 ہو گئی ہے۔ جس کی تفصیل ملحقہ نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سال 15-2014 کے بجٹ کی کل مالیت 34.803 ملین روپے ہے جسکی تفصیل ملحقہ نمبر 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

<u>بارانی علاقہ جات کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات</u>

*6098: <u>سردار قیصر عباس خان مگسی</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ ضلع لیہ ایک بارانی علاقہ ہے،اس کی زراعت میں ترقی کے لئے حکومت نے گزشتہ ایک سال میں جو اقدامات اٹھائے ہیں ان سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ میں بلڈوزر کی ایک یونٹ منظور شدہ ہے اگر بلڈوزر کی یونٹ منظور شدہ ہے تو اس کا وہاں پر دفتر کیوں نہ بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ کے زمینداران کو بلڈوزر کی ڈیزل کی سبسڈی کے لئے انتہائی کم رقم دی جاتی ہے جس سے 95 فیصد زمیندار اس سہولت سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے، حکومت زمینداران کی سہولت کے لئے سبسڈی کی رقم بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟

(تاریخ وصولی 21 فروری 2015 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل چوبارہ ضلع لیہ ایک بارانی علاقہ ہے۔ محکمہ زراعت تحصیل چوبارہ کی زراعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں کاشتکاروں کے غیر آباد رقبہ جات کو ہموار کر کے قابل کاشت بنانے کے لیے زمینداروں کو 6083 گھنٹے کے لیے بلڈوزر فراہم کیے گئے جس سے 315 ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

(ب) تحصیل چوبارہ میں بلڈوزر کا یونٹ آفس 1991 سے کام کر رہا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر چوک اعظم میں قائم ہے۔

(ج) محکمہ نے چھوٹے کاشتکاروں جن کا رقبہ ساڑھے 12 ایکڑ سے کم ہے اُن کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کو سبسڈی ریٹ (560 روپے فی گھنٹہ) کے حساب سے بلڈوزر مہیا کرتا ہے۔ ایسے چھوٹے کاشتکاروں کو ڈیزل محکمہ مہیا کرتا ہے۔ وہ کاشتکاران جن کا رقبہ ساڑھے 12 ایکڑ سے زیادہ ہے محکمہ کی پالیسی کے مطابق ایسے کاشتکار 100 روپے فی گھنٹہ جمع کراتا ہے اس کے علاوہ ڈیزل زمیندار خود مہیا کرتا ہے۔

گزشتہ سال محکمہ زراعت نے تحصیل چوبارہ کے چھوٹے زمینداروں کو 1522 گھنٹے بلڈوزر سبسڈی پر فراہم کیا اور ساڑھے 12 ایکڑ سے زائد ملکیت والے کاشتکاران کو محکمہ پالیسی کے مطابق 4561 گھنٹے بلڈوزر فراہم کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)

مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور ماموں کانجن سے متعلقہ تفصیلات

*6176: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور ماموں کانجن کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس منصوبہ پر خرچ کی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے تحت جو غلہ منڈی اور سبزی منڈی ہیں، ان کے نام اور ان میں دکانوں کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 28 فروری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کی مذکورہ سالوں کی کل آمدن 65 لاکھ 85 ہزار 17 روپے رہی اور اخراجات 91 لاکھ 15 ہزار 198 روپے رہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کی مذکورہ سالوں کی کل آمدن 65 لاکھ 88 ہزار 918 روپے رہی اور اخراجات 68 لاکھ 88 ہزار 845 روپے رہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا مارکیٹ کمیٹیوں نے ان دو سالوں کے دوران کسی منصوبے پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔اے۔ڈی۔اے پر خرچ کی گئی رقم تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	تنخواہ(روپوں میں)	ٹی۔اے(روپوں میں)
2013-14	35لاکھ56ہزار965	1لاکھ11ہزار579
2014-15	29لاکھ20ہزار844	1لاکھ94ہزار700

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی۔اے۔ڈی۔اے پر خرچ کی گئی رقم تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	تنخواہ(روپوں میں)	ٹی۔اے(روپوں میں)
2013-14	27لاکھ94ہزار930	1لاکھ19ہزار620
2014-15	19لاکھ99ہزار335	1لاکھ4ہزار113

(د)مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ اور ماموں کانجن کے پاس کوئی سرکاری گاڑی نہ ہے۔

(ہ) نام منڈی تعداد دکانات

نام منڈی	تعداد دکانات
غلہ منڈی تاندلیانوالہ	108
سبزی منڈی تاندلیانوالہ	10

مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کے نوٹیفائیڈ ایریا میں 2 عدد پرائیویٹ منڈیاں کام کررہی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 مئی 2015)</u>

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 18 مئی 2015 سیکرٹری

بروز بدھ 20۔ مئی 2015ء محکمہ زراعت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام اراکین اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب احمد خان بھچر	2990۔2991۔4238۔4239۔2992
2	محترمہ راحیلہ انور	1183۔1190۔1224
3	ڈاکٹر نوشین حامد	1843۔2116
4	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3619۔4130۔4131
5	میاں طاہر	3154
6	میاں طارق محمود	3574۔5639
7	سردار علی رضا خان دریشک	4568
8	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2460۔3317
9	محترمہ خدیجہ عمر	4669
10	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	5050۔5668
11	محترمہ نگہت شیخ	5521۔5522
12	جناب امجد علی جاوید	5793
13	سردار قیصر عباس خان مگسی	6098
14	جناب احسن ریاض فتیانہ	6176